تہذیبِ النسوان

قیمت سالانہ پیشگی مع محصول ڈاک ۳ روپے

جو

ہر شنبہ کو ایک شریف بی بی کی اڈیٹری میں لڑکیوں کے لئے شایع ہوتا ہے

نمبر ۵	لاہور - ۲ فروری سنہ ۱۹۱۶ع	جلد ۱۰

تہذیب النسوان

لاہور مورخہ ۱۹ - ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۳۴ھ

فہرست مضامین

سفرنامہ عطیہ خانم فیضی ... عطیہ خانم فیضی ... ۵۳

سیاحت شاہ کابل ۵۵

مسلمان اور تریور نمبر ... سید عبدالودود ... ۵۹

اچھی سہیلی .... میں بیگم ۶۱

سفرِ حج کا ایک حادثہ ... دختر سردار نور برہان ... ۶۲

محفل تہذیب .... متفرق ۶۳

کانپور میں جب امیر صاحب مختلف کارخانوں کی سیر کرکے کیمپ کو واپس آرہے تھے تو رستے میں گرل سکول کی لڑکیوں کو دیکھا جو اُن کے انتظار میں کھڑی تھیں + امیر صاحب نے سب سے پہلی لڑکی کے پاس جاکر اُس کے ہاتھ پر ایک بڑا سا طلائی سکہ بطور یادگار رکھدیا +

امیر صاحب بخارا نے جو آج کل ملک روس کی سیاحت میں مصروف ہیں سینٹ پیٹرسبرگ میں ایک وسیع قطعہ زمین خرید کر وہاں کے مسلمانوں کو مسجد کے لئے عطا فرمایا ہے + اس جگہ اب تک کوئی بھی مسجد نہ تھی + مسلمان اپنے گھروں یا میدانوں میں نماز جمعہ و عیدین ادا کیا کرتے تھے + مسلمانان روس اس مسجد کو زمانہ

بخارا کی سیاحت کی قابل قدر یادگار سمجھینگے +

حال میں ایک سرکاری اطلاع شائع ہوئی ہے کہ امیر صاحب نے گائے کی قربانی کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ وہ کسی ہندو یا مسلمان کی درخواست کے جواب میں نہ تھے۔ بلکہ امیر صاحب کا خود ہی یہ منشا تھا۔ کہ اپنے دوران سیاحت میں گاؤکشی کا جھگڑا نہ ہونے دیں +

مقام اسنین میں جو رنگوں سے ۹ میل کے فاصلہ پر ہے بقرعید کے موقع پر مسلمانوں اور پنجابی ہندوؤں اور سکھوں میں سخت فساد ہوگیا + دو آدمی ہلاک اور دس کے قریب سخت مجروح ہوئے +

آفریدیوں نے سرحد پشاور کے ایک گاؤں پر ڈاکہ ڈالا + دو کانسٹبل اور ان کے علاوہ کئی آدمیوں کو پکڑ کر لے گئے + اس قصور پر ان کا دو سال کا وظیفہ ضبط کر لیا گیا ہے +

یورپ میں آج کل سخت سردی پڑ رہی ہے + برف باری کی وجہ سے ریل کا سلسلہ اکثر ممالک میں درہم برہم ہوگیا ہے + بہت سی نہروں اور جھیلوں کا پانی بستہ ہو جانے کی وجہ سے جہاز اور کشتیوں کا چلنا موقوف ہے +

روسی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ آیندہ مسلمانوں کو بھی روسی حروف کے ذریعہ سے تعلیم دی جایا کرے اور عربی حروف بالکل ترک کر دیئے جائیں۔ مسلمانوں نے روسی سررشتہ تعلیم کے وزیر کی خدمت میں ایک ڈیپوٹیشن بھیجنے کی تجویز کی ہے۔ کہ وہ اس سخت نادلچسپ حکم کو منسوخ کرائے +

قلمرو عثمانیہ میں دستور تھا۔ کہ اگر صنعتی یا حرفتی کارخانوں کے متعلق۔ غیر ملکوں سے کچھ سامان آتا تھا تو اس کی چنگی معاف تھی + اب اس قانون میں یہ ترمیم کی گئی ہے۔ کہ اگر وہ سامان اندرون ملک سے بہم نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس لئے غیر ملکوں سے لایا جاتا ہے۔ تب تو اس کی چنگی نہ لی جائے۔ ورنہ لی جائے +

ہائی کورٹ کلکتہ کے پنشن یافتہ ججوں کو حضور وایسرائے نے یہ اعزازی استحقاق عطا کیا۔ کہ وہ جس وقت چاہیں گورنمنٹ ہوس میں وایسرائے سے ملاقات کرنے چلے آیا کریں +

زار روس نے شاہ ایران مرحوم کی وفات پر بذریعہ تار اظہار افسوس کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ آیندہ روس اور ایران کی دوستی اور بھی زیادہ مستحکم ہوگی +

لاہور اور اس کے گرد و نواح میں طاعون کی وارداتیں ہو رہی ہیں خدا رحم کرے +

سفرنامہ عطیہ خانم فیضی

یکم نومبر - ہم ساڑھے تین بجے "امپیریل انسٹیٹیوٹ" گئے۔ یہ عمارت بہت ہی بڑی ہے۔ اگر آدمی اس کے چوگرد پھرے - تو میل آدھ میل چلنا ہو۔ اس میں ایک حصہ علمی یا حکمتی مدرسے کا ہے۔ اور ایک حصہ میں سب قسم کے اعلےٰ ہنر سکھائے جانے کا مدرسہ ہے - جس میں کاڑھے ہوئے گل بوٹے دیکھے۔ اور اصل رنگوں میں تصویریں نکالتے ہیں۔ ایک حصہ اسی سے بھرا ہوا ہے - اور ایک حصہ ہندوستان کے متعلق ہے۔ یہ سب سرسری طور سے گذرتے ہوئے دیکھا۔ اس عمارت میں دیکھنا بھی ہنر ہے۔ انسان کیا دیکھے اور کونسا چھوڑدے۔ خیر ہم اس طرف ہو کر "جہانگیر ہال" میں گئے۔ بہت ہی وسیع ذیشان عمارت ہے۔ گھر سے تو ہم ٹھیک وقت پر نکلے تھے۔ مگر پہنچتے پہنچتے دیر ہو گئی۔ اس لئے تقریباً ہال بھر گیا تھا۔ کوئی تین سو آدمیوں کا مجمع تھا۔ لیکن جگہ وافر ہونے کی وجہ سے سب فراغت سے بیٹھے تھے۔ ان میں مسلمان صرف تیس یا چالیس ہونگے لکھنوی اور دہلوی وغیرہ وغیرہ ان کی چمکتی چیزوں کے مقابلے میں انگریز تو بہت سادے معلوم ہوتے تھے۔ بہت سے لائق لوگوں سے مس بیک نے مجھے پہچان کروائی۔ مجھے عجب طرح کا اثر ہوا۔ ان غریب الوطنوں کو دیکھکر۔ کہ اپنی معیشت کے لئے اپنے عزیزوں سے بچھڑ کے کہاں سے کہاں آ گئے ہیں۔ اللہ اللہ کوئی بیرسٹری کے لئے تحصیل کرتا ہے کوئی آئی۔ سی۔ ایس کے لئے وغیرہ۔ ایک واجد علی شاہ کے نواسے پوتے تھے۔ ان کو دیکھ کر رحم آیا۔ کہ ان کو بھی اپنی سوچ کر کے یہاں تک آنا ہوا۔ میری پیش قدمی پر مبارکباد اور پسندیدگی کے اظہار چوطرف سے ہونے لگے۔ تو فوراً میں نے کہا کہ ابھی سے عمدہ عمدہ کلام کہنا کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں میں اسوقت مانونگی جب کہ آئندہ اپنی لڑکیاں بھیج کے سچی ہمدردی بتائینگے اور مجھے مدد کریں گے۔ ابھی تو میں سب زبانی جمع خرچ سمجھتی ہوں اس پر ایک شور ہو گیا۔ سر اور لیڈی چارلز۔ کرنل وائلی۔ بڑی لیڈی بیل۔ کاؤنٹس کنگسٹن۔ لیڈی ایلیٹ۔ سر ایلیٹ۔ لیڈی سکاٹ۔ یہ سب میرے اطراف میں موجود تھے۔ سب مدد کرنے کو تیار اور دعوتوں کی بوچھاڑ۔ نہیں معلوم کس قدر دعوتیں مجھے نامقبول کرنی پڑیں۔ عجب بات ہے کہ مجھے کم حظ آیا۔ مہارانی کوچ بہار خاصی انگریزی پوشاک زیب تن کئے ہوئے تھیں۔ اور اس کو یہاں وہاں الماس لگا کر چمکایا تھا۔ بڑی دلکش بی بی ہیں۔ اور وضع پوری طرح ان کو یاد ہے۔ سب سے مل کے حظ آیا۔

۳ - نومبر۔ کھانے کے بعد علی ازہر کے ہمراہ اسلامی سوسائٹی میں گئی تھی۔ بہت بڑا مجمع تھا۔ اور مختلف لباسوں میں مسلمان موجود تھے۔ تقریریں ہوئیں۔ اور طرح طرح کے خیالات پیش کئے گئے۔ مگر کسی کے کلام میں وہ بات نہیں تھی۔ جو مسٹر یوسف علی کے۔ ان کی انگریزی تو ایسی ہے - کہ اہل زبان دنگ رہتے ہیں - اور مطلب کو اس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ جس کی حد

نہیں۔ کاش ایسے بولنے والے دو چار اَور ہوں۔ سفیر ایران اور سفیر ٹرکی بھی موجود تھے۔ ۱۱- بجے ہم چھوٹ سکے۔ بس (گاڑی) اوپر بیٹھ کے شہر کو دیکھنا واقعی لطف خیز ہے۔ خاص کرکے شب کو، روشنی سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بمبئی کی دیوالی ہو رہی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بہتر۔ چراغوں سے شہر منور ہو رہا تھا۔ اور عجباً دن کو بھی اتنی چہل پہل رہتی ہوگی۔ کس قدر روشنی۔ کیا لباس۔ کیا عورتوں کے ٹھاٹھ۔ بعض لڑکیاں کتنی خوبصورت معلوم ہوتی تھیں۔ ہنسی تمسخر۔ ٹھٹھے کی آوازیں آتی رہیں۔ ان راستوں سے گذرتے ہوئے شک پڑتا تھا کہ آیا اس عجیب ملک میں غریبی بھی ہے۔

۸- نومبر- آج تو اس قدر اندھیرا ہے کہ خاصے چراغ کی ضرورت ہے اور اسی کی روشنی میں لکھ رہی ہوں۔

۱۰- نومبر- اہاہاہا آج سویرے سب عزیزوں کے گرامی اور عزیز نامے ملنے سے نہایت درجہ اطمینان ہوگیا۔

میں کب سے لکھنا چاہتی تھی۔ کہ میں نے اپنا ہندوستانی لباس ہی پہننا جاری رکھا ہے۔ اور اس کو ترک کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں ہے۔ اور جب باہر جاتی ہوں تو ایک گاز کے ٹکڑے سے سر وغیرہ کو چھپاتی ہوں۔ سوائے چہرے کے اَور سب چھپا ہوا رہتا ہے۔ اور جسم پر ہمارا چار شف فیضی۔ ہاتھوں میں دستانے اور چھتری۔ پیر میں چلنے کے اچھے جوتے۔ سب ملا کے خاصا عمدہ سادہ کامل لباس معلوم ہوتا ہے۔ اور اس بات کو سب بہت پسند کرتے ہیں کہ میں اپنے طریقے کو انگریزی دنیا میں بھی جاری رکھ کے اچھا نمونہ دکھا رہی ہوں۔ البتہ چارشف فیضی میں ذرا سا فرق کر دیا ہے۔ جس سے انگریزی کلوک کی جگہ پورا پورا کام دے سکتا ہے۔ مجھے دعوتیں بہت سی آتی ہیں۔ مثلاً دادا بھائی نوروزجی کے نواسے حافظی کے کھانے میں بہت ہی اصرار سے دعوت ملی ہے۔ لیکن نہیں جاؤں گی۔ کرسمس کی تعطیل میں میرا قصد ہے کہ لندن میں ہی رہوں۔ اور اس شہر کے عجائبات برابر دیکھ لوں۔

۱۲- نومبر- غریب مس داس بالکل سردی برداشت نہیں کرسکتی ہیں۔ اور جس قدر گرم کپڑے پہنتی ہیں۔ اسی قدر سردر رہتی ہیں۔ کبھی گھبرا کے روتی ہیں۔ کبھی بے صبر ہوتی ہیں۔ اور ہم وطنی کے لحاظ سے مس منز سمجھاتی ہیں۔ اور میں بھی بہت کچھ دلاسے دیتی ہوں۔

۱۴- نومبر- بہن صاحب وزیر النسا کی طرف سے ایک کارڈ آیا۔ جس پر سنہری عربی خط سے عید مبارک اور کونے پر ایک گلاب کی کلی بنائی ہوئی اور مبارکباد کے بعد دعوت تحریری ہوئی تھی۔ شنبہ کو چائے نوشی اور شب کو کھانے کی دعوت۔ البتہ شام کو تو نہ جا سکوں گی۔ کیونکہ مسٹر یوسف علی اسلامی تواریخ کے متعلق کچھ دینے والے ہیں۔ وہ نہیں گنوانا چاہتی ہوں۔

۱۵- نومبر- اسلامی سوسائٹی کی طرف سے عید

کی نماز کی دعوت آئی ہے۔ خدا جانے میں ادہر جا سکیگا یا نہیں۔ میں تو بے شک نہیں جاؤں گی۔ سب بہنوں کو اور عزیزوں کو عید سعید کی مبارکباد دیتی ہوں۔ اگرچہ بہت ہی دیر سے پہنچے گی۔ لیکن خیر سب کو معلوم ہے کہ میں ہزاروں کوس دُور ہوں۔ اور اس حالت میں خیر وا بھی نہ ہوگا ✦ (باقی آیندہ)

راقمہ عطیہ فیضی

شاہ کابل علیگڈھ میں

متفرق حالات

اثنائے گفتگو میں امیر صاحب نے فرمایا کہ۔ میں نے اس کالج کے متعلق بہت سی باتیں سُنی ہیں۔ بعض اس کے موافق ہیں اور بعض مخالف۔ لیکن مخالف باتیں زیادہ سُنی ہیں۔ مگر حضرت علی کا قول ہے۔ کہ سچ اور جھوٹ میں چار انگل کا فاصلہ ہے۔ جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے۔ کان سے میں نے سُن لیا۔ اب آنکھ سے دیکھنے آیا ہوں ✦ نواب محسن الملک نے اس کے جواب میں کالج کے فائدے بیان کرنے چاہے۔ مگر حضور نے فرمایا مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ✦

پھر آپ نے فرمایا کہ مجھ سے اس کالج کی بہت کچھ برائیاں بیان کی گئی ہیں۔ نواب محسن الملک بہادر نے اُس کے جواب میں یہ شعر پڑھا ؎

قیل ان الالہ ذو ولد   قیل ان الرسول قد کہنا
مانجی اللہ والرسول معاً   من لسان الوری فکیف انا

یعنی لوگوں نے خدا پر بھی بہتان لگائے۔ اور رسول کو بھی جادوگر ٹھیرایا۔ پس جب خدا اور رسول بدگویوں کی زبان سے نہ بچے تو ہم کس گنتی میں ہیں؟

اس پر حضور نے فرمایا کہ سچ ہے۔ لیکن جب تک ہر چیز کا معائنہ اور ہر شخص کا امتحان خود نہ کر لوں کالج کے متعلق میں ایک لفظ نہیں کہہ سکتا۔ اس کے بعد جو میری رائے ہوگی اس کا اظہار کروں گا۔ مگر شاید میری رائے تمہیں پسند نہ آئے ✦

نواب محسن الملک بہادر نے عرض کیا کہ شب کی تاریکی کے بعد آفتاب کی روشنی کون پسند نہ کریگا؟ آپ نے فرمایا "الاخفاش" یعنی چمگادڑ ✦ نواب صاحب نے عرض کیا ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ؟

حضور امیر صاحب نے نواب محسن الملک کو بیک منزل میں طلب فرما کر اور مدرسے کی کل کیفیت سُن کر فرمایا۔ کہ میں دو حیثیت سے کالج دیکھ سکتا ہوں۔ ایک بطور محقق کے۔ دوسرے بطور سیاح کے۔ پہلی حیثیت سے ضرور ہے۔ کہ ہر بات کی تحقیق اور طلباء کا امتحان کر کے میں اپنی رائے ظاہر کروں۔ دوسری حیثیت سے ایک سیاح کی طرح معمولی اور رسمی طور سے کالج کو دیکھ کر رخصت ہوں۔ تم ان باتوں میں سے کس کو ترجیح دیتے ہو؟ مگر چونکہ تمہیں خوف ہوگا۔ کہ نامعلوم میں کیا رائے ظاہر کروں۔ اس لئے شاید تم یہ زیادہ پسند کروگے کہ میں خاموشی کے ساتھ کالج کی سیر کر کے چلا جاؤں ✦

یہ سوال نہایت ٹیڑھا تھا۔ مگر نواب محسن الملک نے نہایت سوچ سمجھ کر جواب دیا کہ تمام ٹرسٹیان کالج اس بات کو پسند کریں گے۔ کہ اعلیٰ حضرت بحیثیت شاہ افغانستان اور مذہبی عالم ہونے کے پورا امتحان لیں۔ اگر حضور نے کالج کو قابل اطمینان پایا۔ تو جو رائے حضور ظاہر فرمائیں گے۔ وہ کالج کے لئے نہایت مفید اور ایک بے بہا سند ہوگی۔ اور اگر اعلیٰ حضرت کی نظر میں نقص معلوم ہوئے۔ تو اُن کا اظہار بھی آیندہ اُن نقصوں کے دور کرنے کے لئے فایدے سے خالی نہ ہوگا۔ اس لئے ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ اعلےٰ حضرت اچھی طرح دینیات کی تعلیم کا امتحان لیں۔ اور اُس کے بعد جو رائے قایم ہو۔ اُسے حسب منشاے خود صاف ظاہر فرمائیں۔

قصیدے۔ اس کے بعد عرض کیا گیا۔ کہ بہت سے لوگوں نے قصیدے لکھے ہیں۔ آیا اعلیٰ حضرت اُن کے پڑھے جانے کی اجازت دیں گے؟ اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ افغانستان میں ایک شاعر میرے سنانے کے لئے ایک قصیدہ لکھ کر لایا۔ جس میں حاتم کی سی سخاوت اور رستم کی سی شجاعت اور نوشیرواں کی سی عدالت میری طرف منسوب کی گئی تھی۔ میں نے دو ایک ہی شعر پڑھ کر قصیدہ واپس دے دیا۔ اور شاعر سے کہا کہ یہ قصیدہ میری شان میں تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں جو اوصاف ممدوح کے لکھے گئے ہیں۔ وہ میں اپنے میں نہیں پاتا۔ اس حکایت سے تم کو معلوم ہوگا کہ میں قصاید کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور اس لئے معافی چاہتا ہوں۔

سالار منزل۔ لنچ سے فارغ ہونے کے بعد کالج کا معاینہ فرماتے ہوئے سالار منزل میں تشریف لائے۔ یہاں سر سالار جنگ کے عطیہ اور امداد کی یادگار میں جو فارسی کتبہ دیوار میں نصب ہے۔ اوّل سے آخر تک پڑھا۔ اور سر سید کے اس شعر سے بہت متاثر ہوئے ؎

اے خوش وہ خدائے کہ کردست یاوری
با آں کساں کہ ناصر و یاور نہ داشتند

انگلش ہوس۔ انگلش ہوس میں بچوں کے سبق یاد کرنے کے کمرے میں آپ کو وہ الماری دکھائی گئی۔ جس میں بچوں کے پڑھنے کے قرآن شریف اور سیپارے رکھے جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ کہ میں قرآن شریف کو بالاے طاق دیکھنے نہیں آیا ہوں۔ بلکہ یہ جاننا چاہتا ہوں کہ بچے اس کو پڑھتے ہیں یا نہیں۔ اور اگر پڑھتے ہیں۔ تو ان کی طبیعت میں اس کا اثر ہے یا نہیں۔ اس پر ہوس ماسٹر نے چار لڑکوں کو امتحان کے لئے پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس طرح منتخب لڑکوں کا امتحان نہیں لینا چاہتا۔ میں اگر امتحان لوں گا۔ تو انتخاب بھی خود کرونگا۔

شفقت۔ ایک کمرے میں مولوی زین العابدین کا مرحوم کی نواسی جس کی عمر شاید چار برس کی ہوگی شہ نشین میں سے جھانکتی ہوئی دکھائی دی۔ ہز مجسٹی نے اس کو دیکھ کر بلوایا۔ اور اُس کے والد کا نام پوچھا۔ دو چار

باتیں کر کے ایک اشرفی جیب سے نکال کر مرحمت فرمائی اور رخصت کیا +

اعلیٰ حضرت کے ایک ہمراہی نے اسکول کے ایک طالب علم سے دریافت کیا کہ تم نے نماز پڑھی تھی؟ طالب علم نے جواب دیا ہاں پڑھی تھی + سردار صاحب نے فرمایا۔ آج ہی امیر صاحب کے دکھانے کے لئے پڑھی تھی۔ یا کل بھی پڑھو گے؟۔ طالب علم نے کہا کہ آج تو میں نے خاص کر اپنی خوشی سے پڑھی تھی۔ نہ پڑھتا تو آج کوئی پوچھنے والا نہ تھا۔ کیونکہ سب امیر صاحب کی تشریف آوری میں معروف تھے۔ لیکن اگر کل نہ پڑھونگا تو مار پڑیگی اور جرمانہ بھی ہوگا +

لڑکوں کا امتحان۔ مسجد سے واپس آکر اعلیٰ حضرت نے بعض جماعتوں کو بلوا کر اپنے روبرو اُن کا طریق تعلیم ملاحظہ فرمایا۔ پھر مختلف لڑکوں سے مختلف سوالات دینیات کے متعلق کئے + بعض سوالات کسی قدر ٹیڑھے سے تھے جنھیں طالب علم عموماً آسانی سے نہیں بتلا سکتے ہیں۔ مثلاً پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے جو تیمم میں فرض ہے۔ مگر وضو میں فرض نہیں؟ ایک اور طالب علم سے پوچھا۔ کہ اگر مٹی نہ ملے تو تیمم کس کس چیز سے کریں؟ ایسے سوالوں کا صحیح جواب پاکر اعلیٰ حضرت درست و شاباش کہہ کے اپنی خوشنودی کا اظہار فرماتے تھے +

اب تک ہر ایک طالب علم سوالات کا جواب دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کر آتا۔ اور اعلیٰ حضرت کے سامنے کھڑے ہو کر جواب دیتا تھا لیکن جب آپ نے ایک طالب علم سے جس کا نام علی الدین ہے۔ قرآن مجید پڑھنے کو کہا۔ اور وہ پڑھنے کے لئے آکر کھڑا ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ خوب نہیں کہ قرآن مجید کھڑے ہو کر سنایا جائے اور ہم بیٹھے رہیں + آپ نے اس طالبعلم کے لئے ایک کرسی منگوائی تب اُس نے اُس پر بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنا شروع کیا + علی الدین نے نہایت شیریں مصری لہجہ میں جو شیریں تر از قند تھا سورۂ آل عمران کا وہ رکوع پڑھنا شروع کیا جو "ان فی خلق السموات والارض و اختلاف اللیل والنھار الخ" سے شروع ہوتا ہے + کلام پاک کی فصاحت۔ موقع کی عظمت۔ اور آیات کے بلند مضمون نے حاضرین پر وجد کی کیفیت پیدا کر دی + اعلےٰ حضرت پر بے انتہا رقت طاری ہوئی۔ بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے + جب تک رکوع ختم ہو رومال آنسوؤں سے تر ہو گیا +

رکوع کا ختم ہونا تھا۔ کہ آپ کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور الحمد للہ الحمد للہ کہہ کر فرمایا کہ جو کچھ بدگوئی اس کالج کی لوگوں نے مجھ سے کی سب غلط ہے۔ ہمہ دروغ است۔ وکذب و بدگوئی + آپ نے فرمایا کہ ہم نے دین کی واقفیت کے متعلق طلبا کا امتحان کر لیا۔ اور تشفی کر لی سب اچھا اور ہم بہت خوش +

امتحان کے ختم ہونے کے بعد سر ہنری سیک

موہن نے کہا کہ آپ تو بڑے اچھے ملا ہیں حضور نے فرمایا کہ درست۔ میں صرف بادشاہ ہی نہیں ہوں۔ ملا بھی ہوں اور سپاہی بھی ہوں +

شاہ کابل دہلی میں

۱۸ ماہ حال کو امیر صاحب کی سپیشل ٹرین پونے ۸ بجے صبح کو دہلی پہنچی + ۳۱ توپیں سلامی کی سر ہوئیں + مسٹر ہرک کمشنر دہلی اور تمام سول اور فوجی حکام۔ نواب صاحب دوجانہ۔ اور رؤسائے شہر پلیٹ فارم پر استقبال کے لئے موجود تھے + سکھ پلٹن ۳۵ کا ایک گارڈ آف آنر صف بستہ تھا + حضور امیر صاحب لوگوں کا سلام لیتے۔ خوشی کے نعرے سنتے۔ راستے کی سجاوٹ دیکھتے اپنی فرودگاہ تک پہنچے +

دوپہر کو موٹر کار میں سوار ہو کر قلعہ کی سیر کو تشریف لے گئے + وہاں سے قطب صاحب میں گئے۔ اور قطب مینار اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی درگاہ۔ خواجہ نظام الدین اولیا۔ مقبرہ ہمایوں۔ مقبرہ صفدر جنگ وغیرہ ملاحظہ فرمایا۔ اور ہر جگہ شاہی فیاضی سے کام لیا +

دوسرے روز حضور ممدوح ضلع کرنال میں شکار کھیلنے تشریف لے گئے۔ اور شام کو واپس ہو کر اجمیر کو روانہ ہوئے۔ جہاں **خواجہ معین الدین چشتی** اور مختلف زیارتوں اور مندروں کی سیر کی۔ خواجہ صاحب کی درگاہ میں حضور نے پانسو روپیہ عطا فرمایا + اس کے بعد میو کالج اور کارخانہ ریل کا ملاحظہ فرما کر ۲۳ کو اجمیر سے روانہ ہو کر ۲۴ کی صبح کو حضور ممدوح دہلی میں رونق افروز ہوئے + اور اسی روز وہاں کے کارخانوں اور ملز کا بہت غور سے ملاحظہ فرمایا +

نماز عید الضحیٰ۔ ۲۵ ماہ حال کو دہلی کی جامع مسجد میں جو رونق وکیفیت تھی وہ تحریر میں نہیں آسکتی + ساٹھ ہزار سے زیادہ خلقت نماز کے لئے موجود تھی۔ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی + آدمی پر آدمی گرا پڑتا تھا اور شاہ کابل کی زیارت کا مشتاق تھا + اعلیٰ حضرت نے خود نماز عید پڑھائی۔ اور لوگوں نے کثرت ہجوم سے اس وقت سے نماز پڑھی۔ کہ پورا رکوع نہ ہو سکتا تھا + نمازیوں نے فرش پر سجدے کی جگہ نہ پا کر ایک دوسرے کی پیٹھ پر سر رکھ کر سجدہ کیا + حضور ممدوح نے امام جامع مسجد کو ایک قیمتی خلعت عطا فرمایا +

رات کو شہر میں چراغاں تھا + چاندنی چوک روشنی سے بقعہ نور بن رہا تھا + ۸ بجے رات کو حضور ممدوح نے بگھی میں سوار ہو کر روشنی ملاحظہ فرمائی +

۲۶ ماہ حال کو دہلی اور اس کے اردگرد کی عمارات قدیم کی سیر فرما کر اسی رات لیڈی منٹو کے مینا بازار کی سیر کے لئے کلکتہ تشریف لے گئے +

مسلمان اور زیور نمبر ۲

گزشتہ مضمون میں ہم نے ظاہر کیا۔ کہ زیور بنوانے میں روپیہ کا سراسر نقصان ہے۔ بجائے اس کے اسی روپیہ کو بنک میں جمع کر دینا یا شرکت کمپنیوں کے حصے خریدنا نہایت بہتر اور فائدہ رساں طریقہ ہے۔ اب ہم زیور کے بنوانے کے چند نقصانات کو نمبروار ذکر کرتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں کہ مولانا ذکاء اللہ صاحب نے اس بارہ میں ناعاقبت اندیش مسلمانوں کی جو طرفداری کی ہے۔ اور ان کو غیر مستحق ملامت قرار دیا ہے۔ کہاں تک صحیح ہے روپیہ کو زیور کی صورت میں بیکار کر دینے کے بہت سے نقصانات میں سے چند یہ ہیں:-

۱- زیور کی حفاظت اور ہر وقت کا خطرہ۔ اُس کو چھپائے چھپائے پھرنا۔ دن رات اسی کے خدشے میں بسر ہونا۔ میرے نزدیک ایسا خلجان ہے۔ کہ انسان کی بےفکری اور اطمینان کو برباد کرنے کے واسطے بالکل کافی ہے۔ بعض عورتوں کا کل زیور یک لخت چوری گیا۔ وہ اس صدمے سے دیوانی ہو گئیں۔ اور بعض شدت غم سے مر گئیں۔

۲- مولانا نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ مسلمان سود لینا حرام سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے بنکوں میں روپیہ جمع کرنے پر راضی نہیں ہوتے۔ اگر مسلمان ایسے دیندار ہیں تو غالباً زکوۃ کی فرضیت کے بھی ضرور قائل ہوں گے۔ زیور کی زکوۃ اگر سال بسال دئے جائیں۔ تو چند سال میں اس زیور کی قیمت کے برابر تو زکوۃ ہی نکل جائیگی۔ فرض کیجئے ایک طلائی زیور سو روپیہ کا ہے۔ اگر اتنا روپیہ کسی مشترک سرمایہ کی کمپنی میں جمع ہوتا تو ۶ روپیے سالانہ منافع ملتا۔ اب زیور کی صورت میں نفع تو درکنار سال بسال زکوۃ دینا لازم ہو گئی۔ اور اس طرح سو روپے کے زیور پر سالانہ سولہ سترہ روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ علیٰ ہذا القیاس ایک ہزار کے زیور پر سو سوا سو روپیہ سالانہ کا خسارہ ہے۔

۳- منجملہ دیگر نقصانات کے ایک نقصان یہ ہے کہ جب زیور بنوایا جاتا ہے۔ تو اس کی بنوائی بالکل فضول جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں بنوائی اور جڑوائی وغیرہ اصل سونے کی قیمت کے برابر جا کر پڑتی ہے۔ اگر بغیر استعمال کئے اسی وقت فروخت کیا جائے۔ تو بنوائی کے دام نہیں ملتے مثلاً سو روپیہ کا کوئی جڑاؤ عدد بنوایا جائے۔ اور ۵ اس کی بنوائی وغیرہ کے جائیں۔ تو ۵ بالکل فضول صرف ہوئے۔ یعنی وہ کسی وقت وصول نہیں ہو سکتے۔

۴- کثرت استعمال سے زیور گھستا رہتا ہے۔ اور جتنا گھستا ہے گویا کہ اس قدر دام ضائع ہوتے ہیں۔

۵- سناروں کی چوری اور میل کر دینا ایک مشہور بات ہے۔ اور بغیر نہایت شدید احتیاط اور نگرانی کے (جو نہایت ہی دشوار ہے) وہ بغیر چوری کئے نہیں مانتے۔ پس جتنا انہوں نے چرا لیا۔ یا میل

کردیا۔ اس کا نقصان بھی زیور بنوانے والے کو اٹھانا پڑتا ہے +

۶- زیور کا فائدہ یہ بتلایا جاتا ہے۔ کہ وقت ضرورت اس سے کام نکل جاتا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مستورات کو اس کی اس قدر محبت ہوتی ہے۔ کہ وہ کسی طرح اس کا فروخت ہونا گوارا نہیں کرتیں بلکہ ایک بدشگونی سمجھی جاتی ہے + ان کی اس جہالت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بوقت ضرورت بجائے اس کے کہ زیور فروخت کیا جائے اس کو گرو کرکے سودی قرضہ لیا جاتا ہے + اگر سود ماہ بماہ ادا ہوتا چلا گیا۔ تو خیر ورنہ بہت تھوڑے عرصے میں سود بالائے سود ہو کر اصل چیز ڈوب جاتی ہے۔ اسی طرح سے چھوٹے چھوٹے بنئے مسلمانوں کے زیورات اور جایدادیں ہضم کرتے ہیں۔ اور دیکھتے دیکھتے ساہوکار بن جاتے ہیں اور دن رات مسلمانوں کا سرمایہ اس طرح برباد ہو رہا ہے + مسلمانوں میں یہ عجب حماقت پھیلی ہوئی ہے۔ کہ سود لینے سے تو بیزار مگر دینے پر ہر وقت تیار ہیں +

۷- چونکہ زیور کو بحیثیت سرمایہ محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا ایک اور نقصان بھی نظرانداز کرنے کے قابل نہیں + وہ یہ کہ اکثر ایسا دیکھا اور سنا گیا ہے۔ کہ کسی متمول عورت یا مرد کے مرنے کے بعد ایرے غیرے غیر مستحق لوگ جو اس وقت تیماردار اور حاضرالوقت ہوتے ہیں روپیہ اور زیورات کو اڑا ـــــ تے ہیں۔ کیونکہ منقولہ چیزوں کا سازش کرکے غائب کر دینا کچھ دشوار نہیں ہوتا۔ پس اصل حقدار و وارث جو بدقسمتی سے اس وقت موجود نہیں ہوتے۔ محروم رہ جاتے ہیں + اکثر وہ موتیں جو سفر میں واقع ہوتی ہیں۔ یا اچانک مرگ مفاجات کی صورت میں ایسے واقعات اکثر ہو جاتے ہیں۔ بجائے زیور کے اگر وہ روپیہ کسی بینک یا تجارتی کمپنی میں لگا ہو۔ تو سوائے اصل وارث اور حقدار کے کوئی اس پر دست تصرف دراز نہیں کر سکتا +

یہ چند نقصانات جو اس وقت ذہن میں آئے لکھے گئے ہیں۔ ان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ زیور بنوانا اور اس میں روپیہ کو بیکار صرف کرنا بلکہ اس کو خطرہ میں ڈالنا کہاں تک مناسب اور قرین عقل ہے۔ اور مصلحان قوم کو اس بارے میں لوگوں کی اصلاح کا خیال کرنا چاہئے۔ یا اور ان کو جرأت دلائی جائے۔ کہ جو کچھ تم کر رہے ہو بہت مناسب کر رہے ہو جو تم کو برا کہتے ہیں وہ خود احمق ہیں +

شاید یہ کہا جائے گا کہ زیور سے صرف حفاظت سرمایہ ہی مقصود نہیں۔ بلکہ وہ عورتوں کے واسطے خوشنمائی کا ذریعہ ہے + چنانچہ مولانا نے لکھا ہے کہ "اس خطرہ سے مصلحان قوم کا مسلمانوں کو منع کرنا مسلمان عورتوں کو گائے بکری بنانا ہے" مولانا کا یہ فقرہ عورتوں کے واسطے "دیوانہ را ہوئے بس است" کا مصداق ہے مگر

بہن اڈیٹر صاحب۔ میرا بھائی غلام جیلانی بہت بیمار تھا۔ اب کچھ آرام تو ہوا۔ مگر جسم پر موتی جھرے نکل آئے ہیں ؛

دوسرے حضرت نانی اماں صاحب سخت علیل ہیں ؛ چار سال سے ان کے بائیں ہاتھ میں ایک پھنسی نکلی ہوئی ہے۔ جس کا اثر اب تمام بدن میں پھیل گیا ہے ؛ سب اخباری بہنوں سے التجا ہے۔ کہ میرے بھائی اور نانی صاحبہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں ؛

ایک روپیہ غلام جیلانی کی صحت کی خوشی کا تہذیبی فنڈ کے لئے بھیجا جاتا ہے ؛

راقمہ ہمشیرہ غلام جیلانی

اشتہارات

کتب مندرجہ ذیل رفاہ عام سٹیم پریس لاہور سے بذریعہ ویلیو پی ایبل یا نقد قیمت بھیجنے پر مل سکتی ہیں :۔

ارض النجوم اس کتاب میں ستاروں۔ سیاروں۔ چاند۔ سورج زمین آسمان کی گردش کے متعلق نہایت مفصل بحثیں درج ہیں۔ دن رات کیونکر ہوتا ہے۔ خسوف و کسوف کے اسباب۔ چاندنی اور دھوپ کے فواید۔ شہاب ثاقب اور دم دار تاروں کی اصلیت اور دنیاوی انتظام پران کے اثر کی کیفیت۔ یہ سب باتیں نہایت سلیس سادہ اور عام فہم اردو زبان میں لکھی گئی ہیں۔ ہر مضمون کے متعلق جابجا نقشے اور تصاویر بھی درج ہیں۔ غالباً اس مضمون پر اس سے زیادہ مفصل کتاب اردو زبان میں موجود نہیں۔ کتاب مجلد ہے۔ قیمت صرف ...... ۱۲؍

سگھڑ بیٹی یہ کتاب کنواری لڑکیوں کی نوعمر سہیلی ہے۔ جو ہنسی کھیل میں انہیں نصیحتیں سمجھاتی اور تمیزداری کی راہ بتاتی ہے۔ خدا کی عبادت ماں باپ کی تابعداری بہن بھائیوں کی محبت یگانوں بیگانوں کے حقوق علم و ہنر کے فائدے۔ لکھنے پڑھنے کھانے پکانے۔ سینے پرونے حفظ صحت وغیرہ جملہ امور خانہ داری میں سلیقہ سکھاتی اور پڑھنے والیوں کو سگھڑ بناتی ہے۔ قیمت .... ۱۲؍

نعمت خانہ ہر قسم کے اعلےٰ و ادنےٰ کھانوں کی سب سے مکمل سہل اور بینظیر کتاب تمام ترکیبیں نہایت واضح طور پر لکھی گئی ہیں اور اس میں یہی وہ خاص خوبی ہے جو اس کو اس قسم کی دیگر کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔ قیمت فی جلد ... عہ

تاج پھول یہ چھوٹی سی کتاب خوردسال بچوں کیلئے تیار کیگئی ہے۔ اس میں خدا کی خوشنودی ماں باپ کی فرمانبرداری۔ بہن بھائی کی محبت۔ ادب۔ شرم۔ کھیل کود۔ کھانے پینے۔ بات چیت۔ بیماری۔ ہواخوری۔ وغیرہ کے آداب نہایت سلیس الفاظ میں بیان کئے ہیں ؛ یہ کتاب نہایت خوشخط اور جلی حروف میں چھاپی گئی ہے۔ کہ بچے قاعدہ اور امتیاز پڑھنے کے بعد اسے خود بغیر مدد استاد کے پڑھ سکیں۔ قیمت ... ۲؍

مصالحہ پیسنے کی مشین

یہ چیز ہر گھر کے کام میں آتی ہے اس میں مصالحہ ڈالنے سے دو منٹ کے اندر کل گھماتے رہنے سے پیس کر تیار ہو جاتا ہے مصالحہ کے پان کلات کے ساتھ بادام چھالیہ کی بھی مشین ہے ۔ قیمت فی عدد [illegible] کے سوا صرف [illegible] روپیہ

امریکن ہوس میرٹھ شہر

صرف تین روپیہ آٹھ آنہ میں

ایک رائٹنگ بکس اور اسکی ہمراہ چار سو چوبیس عدد اشیاء مفت ۔ یہ رائٹنگ بکس انگلش فیشن رنگ سیاہ چمکدار باہر ہری ہر ایک حصہ میں ایک رنگین گلاس ہے [illegible] ہر قسم کی چیزیں مضبوط ایک بھاری وزن سنبھالنے والا [illegible] ہر کاغذ لفافہ نوٹ وغیرہ محفوظ رکھنے کیلئے انگلش طرز کے خوشنما خانے الماری جیسے ہیں ۔

تفصیل ذیل کی اشیاء

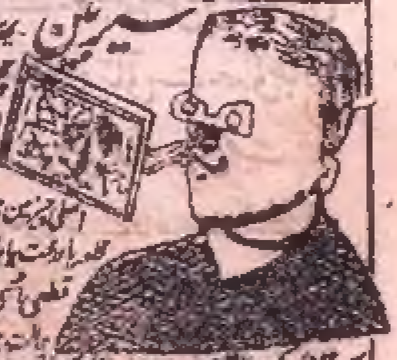

سیر بین

یہ سیر بین ابھی حال میں ایجاد ہوئی ہے ۔ ایک جیبی [illegible] کے ذریعہ دیکھئے تو اصلی حالت اور پوری جسامت میں [illegible] دیتی ہیں [illegible] ایک اصلی چیز معلوم ہوتی ہے [illegible] تصویر [illegible] اصلی [illegible] قیمت فی عدد [illegible] سیر بین کے ساتھ [illegible]

نام اشیاء	تعداد	نام اشیاء	تعداد	نام اشیاء	تعداد	نام اشیاء
پرکار [illegible]	ایک	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
روشنائی	[illegible]	پیپر کلپ	ایک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قلم	ایک	[illegible]	۳	دوات	[illegible]	[illegible]
چاقو	ایک	[illegible]	ایک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کاغذ سادہ	۱۰۰	[illegible]	ایک	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲۰۰	[illegible]	[illegible]	پنسل [illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جادو کا قلمدان

یہ قلمدان ایک [illegible] ہے مضبوط پائیداری کی [illegible] تیار ہوا ہے [illegible] اور [illegible] قیمت فی عدد [illegible]

غازہ یوسفی

یہ غازہ یونانی اصول کے مطابق تیار کیا گیا ہے [illegible] اس کے استعمال سے [illegible] چہرہ کا رنگ [illegible] قیمت [illegible]

حیرت انگیز جوہر

یہ ایک [illegible] ہے [illegible] ایک [illegible] پانی [illegible] قیمت [illegible]

جیبی قلمدان

اس میں چاقو ۔ پنسل ۔ دوات ۔ قلم وغیرہ موجود ہیں اصل میں یہ قلمدان سفر میں بڑے کام آتا ہے ایک [illegible] کیلئے کافی ہوتا ہے قیمت [illegible]

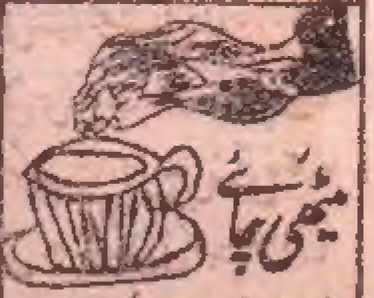

میٹھی چائے

میٹھی چائے [illegible] ایجاد ہے ایک [illegible] چائے میں [illegible] پانی [illegible] میٹھی چائے [illegible] نقصان دیتا ہے [illegible] ایک [illegible] آنہ ۔ امریکن ہوس [illegible]

بجلی اور تاک باجا

یہ باجا دنیا کے تمام باجوں میں عجیب [illegible] ہر شخص [illegible] قیمت [illegible] امریکن ہوس [illegible]

ایک عورت

یہ کتاب ایک [illegible] قابل عورت کی زندگی [illegible] تعلیم [illegible] قیمت صرف ۱۲ [illegible]